واعظ الجمعہ

قربانی کے فضائل و مسائل

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قربانی کے فضائل ومسائل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قربانی

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا، ان عبادات میں سے کچھ فرض ہیں اور کچھ واجب، مگر دونوں ہی ضروری ہیں۔ بعض کا تعلّق انسان کے بدن سے ہے، اور بعض کا اس کے مال سے۔ جو عبادات بدن سے متعلق ہیں وہ بدَنیہ کہلاتی ہیں، اور جن کا تعلق مال سے ہے وہ عباداتِ مالیہ کہلاتی ہیں۔ مالی عبادات میں سے ایک عظیم عبادت قربانی بھی ہے۔ قربانی کا مفہوم بہت وسیع ہے، لیکن ہم یہاں صرف اس قربانی کے ضروری فضائل و مسائل کا ذکر کریں گے، جو عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جاتی ہے۔

قربانی کا معنیٰ

علّامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "القربان" سے مراد ہر وہ چیز ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کیا جائے۔ اور عُرف میں قربان بمعنی "نسیکۃ" یعنی "ذبیحہ" کے استعمال ہوتا ہے"[1]۔

قربانی کا آغاز

تخلیقِ انسانیت کے آغاز ہی سے، انسان میں قربانی کا جذبہ کار فرما ہے، قرآنِ مجید میں حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو ۲ بیٹوں کی قربانی کا واقعہ موجود ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾[2] "جب دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی، تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی ناقبول ہوئی، (ایک دوسرے سے) بولا: قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا! (دوسرے نے) کہا کہ جو خوفِ خدا والے ہیں، اللہ انہیں سے قبول کرتا ہے"۔ مطلب یہ کہ قربانی کا قبول کرنا، اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اور وہ اہلِ تقویٰ کی قربانی قبول فرماتا ہے۔

---

(١) "مفردات ألفاظ القرآن" القاف، صـ٤١٤، ٤١٥.

(٢) پ٦، المائدة: ٢٧.

اللہ ربّ العالمین کی رضا وخوشنودی کی خاطر عمل صالح

میرے محترم بھائیو! یہ بات بہت ضروری ہے، کہ ہر نیک کام اللہ ربّ العالمین کی رضا وخوشنودی کے حصول کی خاطر انجام دیا جائے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾[1] "(اے حبیب) آپ فرمادیجیے! کہ یقیناً میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہان کا ربّ ہے"۔

قربانی ہر امّت کے لیے مقرّر فرمائی گئی

عزیز ہم وطنو! ایمان والی پچھلی امّتوں میں بھی قربانی رائج تھی، اللہ عزّوجلّ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا﴾[2] "ہر امّت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرّر فرمائی"۔

ربِ کریم کو جانوروں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے

خالقِ کائنات جلّ جلالہ ہماری قُربانیوں سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾[3] "اللہ تعالی کو

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٦٢.

(٢) پ١٧، الحجّ: ٣٤.

(٣) پ١٧، الحجّ: ٣٧.

ہرگز نہ اِن کے گوشت پہنچتے ہیں، نہ اِن کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اللہ تک باریاب ہوتی ہے"۔ یعنی ربِ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کو ان جانوروں کے گوشت اور خون کی قطعًا حاجت نہیں، وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کس قدر اُس کا خوف اور تقویٰ موجود ہے! اطاعت و فرمانبرداری کے کتنے جذبات مَوجزن ہیں!۔ اللہ تعالی کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں، لیکن ان کا جی چاہتا ہے کہ کاش! ہمارے پاس بھی وسائل ہوتے، تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے۔ ممکن ہے کہ ان لوگوں کو قربانی نہ کرنے کے باوجود، محض حسنِ نیّت کا ثواب مل جائے، جو ریاکاری کی قربانی والوں کو کبھی میسّر نہ آئے۔

قربانی کا حکم

یاد رہے کہ قربانی کرنا بہت ہی پیاری سنّت، اور ایک ایسی عبادت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جان کے فدیہ میں ذبیحہ دے کر، لوگوں کے لیے اس کو مقرّر فرمادیا۔ حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب اپنے رب تعالی سے نیک اولاد کی دعا کی، تو اللہ تعالی نے اُنہیں حضرت سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عطا فرمائے، اور پھر انہیں ذَبح کرنے کا حکم دے کر امتحان لیا، حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو اپنے رب تعالی کے ہر حکم کو تسلیم کرتے رہے، یہاں تک کہ اپنے پیارے بیٹے کو ذَبح کے لیے بھی پیش کر دیا، جبکہ یہ بیٹا آپ کو بڑھاپے میں عطا کیا گیا، اور وہ اس وقت تک آپ کے اکلوتے بیٹے تھے، یہ سب کچھ بیٹے کی محبت پر اللہ تعالی کی محبت کو ترجیح دینے کے سبب ہوا۔

اللہ تعالی نے ان کی اس نیکی کا یہ بدلہ عطا فرمایا، کہ ان کے بیٹے کے فدیہ میں ایک عظیم ذبیحہ بھیج دیا، اس واقعہ کو اللہ تعالی نے یوں بیان فرمایا: ﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ﴾[1]۔

"ان (ابراہیم) نے کہا: الٰہی مجھے لائق اولاد دے! تو ہم نے اسے ایک عقلمند لڑکے کی خوشخبری سنائی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا، تو اس نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تمہیں ذَبح کر رہا ہوں، اب تم دیکھ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ (بیٹے نے جواب میں) کہا کہ اے میرے والد! آپ کو جس بات کا حکم ہوتا ہے آپ وہ کیجیے! اللہ نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے صابر پائیں گے! تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال مت پوچھو! اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں، یقیناً یہ رَوشن امتحان تھا، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا"۔

---

(۱) پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۰۰-۱۰۷.

ہر دور میں قربانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا، حتّٰی کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی قربانی کا رَواج رہا، مگر ان کا طریقۂ کار یہ تھا کہ جانور ذَبح کرنے کے بعد، اس کا خون کعبۂ معظّمہ کی دیواروں پر لگا دیتے، اور گوشت بتوں کے سامنے اکٹھا کر دیتے تھے، بعد ازاں جب حضور نبئ رحمت ﷺ، خاتم المرسلین کا تاج سجائے مبعوث ہوئے، تو خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے قربانی کو باقی رکھتے ہوئے، اپنے حبیبِ کریم اور آپ ﷺ کی اُمّت کو قربانی کا حکم فرمایا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[1] "توتم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

رحمتِ عالم ﷺ، صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قربانی کرتے رہے

حضور رحمتِ عالم ﷺ خود بھی، اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرتے رہے۔ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ»[2] "نبئ کریم ﷺ دو ۲ مینڈھے قربان کیا کرتے تھے، اور میں بھی دو ۲ مینڈھے قربان کرتا ہوں"۔

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام و تابعینِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی قربانی کے جانوروں کی پرورش کرکے، انہیں فربہ کرنے کا خاص اہتمام فرماتے، اور پھر انہیں اللہ کی راہ میں

(۱) پ۳۰، الکوثر: ۲.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأضاحي، ر: ۵۵۵۳، صـ۹۸۷.

قربان کیا کرتے، چنانچہ حضرت سیّدنا ابو اُمامہ بن سہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ»[1] "مدینۂ منوّرہ میں ہم اور دیگر مسلمان بھی، قربانی کے جانوروں کی پرورش کرکے انہیں خوب فربہ کیا کرتے تھے"۔

صاحبِ نصاب مقیم حاجی پر بھی عید الاَضحی کی قربانی واجب ہے

محترم بھائیو! حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے: «فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ»[2] "جب ہم مِنیٰ میں تھے، تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اَزواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے"۔ اس حدیثِ پاک سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ آنحضرت ﷺ کا گائے ذَبح کرنا، عید الاضحیٰ کی قربانی کے لیے تھا"[3] جو کہ صاحبِ نصاب پر حج کی قربانی کے علاوہ ہے۔

---

(١) "صحيح البخاري" بَابٌ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، صـ٩٨٧.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأضاحي، ر: ٥٥٤٨، صـ٩٨٦.

(٣) "فتح الباري" باب الأضحية للمسافر والنساء، تحت ر: ٥٥٤٨، ١٠/ ٨.

گائے اور اونٹ میں سات سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں

میرے عزیز ہم وطنو! حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ» "حج وعمرہ کے موقع پر، ہم نبئ کریم ﷺ کے ساتھ، فی اونٹ سات سات لوگ شریک ہوئے"، کسی نے دریافت کیا، کہ کیا گائے میں بھی سات سات لوگ شریک ہو سکتے ہیں؟ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ»[1] "گائے بھی قربانی کے ڈِیل دار (بڑی جسامت والے، بھاری بھرکم) جانور میں سے ہے"۔ اور صحیح بھی یہی ہے کہ گائے اور اونٹ میں سات سات لوگ شریک ہوسکتے ہیں، اور یہی مسلک جُمہور محدثین اور حنفیہ کا ہے۔

فَوت شدگان کی طرف سے قربانی

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا حنَش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو ۲ مینڈھوں کی قربانی کی: ایک نبئ کریم ﷺ کی طرف سے، اور ایک خود اپنی طرف سے، اور فرمایا: «أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّي أَبَداً»[2] "رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا، کہ میں اُن کی طرف سے

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الحج، ر: ۳۱۸۸، صـ۵۵۳.

(۲) "مستدرَك الحاكم" كتاب الأضاحي، ر: ۷۵۵٦، ۷/ ۲٦۹٤.

قربانی کروں! لہذا میں ہمیشہ اسی طرح قربانی کرتا رہوں گا!"۔ "یہ اس پر بات پر دلیل ہے، کہ اگر کوئی فوت شدہ مسلمان کی طرف سے قربانی کرے تو جائز ہے"[1]۔

قربانی کے جانور کی عمر

عزیز دوستو! حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ»[2] "دو۲ دانت والے (اونٹ کی عمر پانچ ۵ سال، گائے کی عمر دو۲ سال، اور بکرے کی عمر ایک سال یا اس سے زیادہ) کے علاوہ کسی کی قربانی مت کرو! ہاں اگر دشواری ہو تو، اس سے کم عمر والے (جو دیکھنے میں ایک سال کا لگتا ہو، صرف اُس) دنبہ کی قربانی کرلو!"۔

قربانی کے جانور عیوب سے پاک ہوں

برادرانِ اسلام! قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے، کہ جانور اچھا اور بے عیب خریدے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِينَ فِي الْأَضَاحِي: (١) الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، (٢) وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا،

---

(١) "الكاشف عن حقائق السنن" كتاب الصلاة، تحت ر: ١٤٦٢، ٣/ ٢٥٢.

(٢) "صحيح مسلم" باب سنّ الأضحية، ر: ٥٠٨٢، صـ٨٧٦.

(٣) وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، (٤) وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي»[1] "چار ۴ قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: (۱) وہ کانا جانور جس کا کانا پَن صاف معلوم ہو، (۲) ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو، (۳) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پَن صاف معلوم ہو، (۴) اور ایسا کمزور و ناتواں جانور، جس کی ہڈیوں میں گُودا نہ رہا ہو"۔

قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید

قابلِ صد احترام بھائیو! حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا»[2] "جس شخص کے پاس قربانی کرنے کی وسعت وقدرت ہو، پھر بھی وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے!"۔ لہٰذا جو لوگ قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب، اور عیدگاہ میں مسلمانوں کے عظیم اجتماع ودعا سے محروم ہوگئے، مزید یہ کہ وہ گنہگار بھی ہیں۔

---

(١) "سنن النَّسائي" كتاب الضحايا، ر: ٤٣٧٧، الجزء ٧، صـ٢٢٨.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب الأضاحي واجبة هي أم لا؟ ر: ٣١٢٣، صـ٥٣٤.

صاحبِ نصاب پر ہر سال ایک قربانی ہے

پیارے بھائیو! حضرت سیّدنا مِخنَف بن سُلیم رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ ہم عرفہ میں نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، تب نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يا أيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ، فِيْ كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً»[۱] "اے لوگو! گھر کے ہر فرد پر، ہر سال ایک قربانی ہے"، یعنی گھر میں جتنے افراد صاحبِ نصاب ہوں گے، ان پر قربانی لازم ہوگی۔

لہذا جو استطاعت رکھتا ہو، مگر اس کے پاس جانور خریدنے کے لیے رقم نہیں، تو حکم یہ ہے کہ "اگر قربانی اُس پر واجب ہے، اور اس وقت اس کے پاس روپیہ نہیں، تو قرض لے کر، یا اپنی کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کا جانور حاصل کرے، اور قربانی کرے"[۲]۔ یا بڑے جانور یعنی اونٹ، گائے وغیرہ میں حصّہ لے کر شراکت داری کرے۔

نصاب کیا ہے؟

ہر بالغ، مقیم مسلمان، مرد وعورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔ مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے، کہ اس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت، یا اتنی مالیت

---

(۱) "سنن ابن ماجه" باب الأضاحي واجبة هي أم لا؟ ر: ۳۱۲۵، صـ۵۳۵.

(۲) "فتاوی امجدیہ" کتاب الاُضحیہ، ۳/۳۱۵۔

کا حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان ہو، اور اس پر شریعتِ مطہّرہ کی طرف سے مقرّر کردہ زکات یا فطرہ، یا خود لازم کردہ منّتِ شرعی کی ادائیگی، یا بندوں کا اتنا قرض نہ ہو، جسے ادا کر کے مذکورہ نصاب باقی نہ رہے[1]۔

حاجتِ اصلیہ (ضروریاتِ زندگی) سے مراد

فقہائے کرام فرماتے ہیں، کہ حاجتِ اصلیہ (ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں، جن کی عموماً انسان کو ضرورت رہتی ہے، اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی ودشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری، علمِ دین سے متعلق حاجت کی کتابیں، اور پیشے سے متعلق اَوزار وغیرہ[2]۔ اگر "حاجتِ اصلیہ" کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے، تو بخوبی معلوم ہوگا، کہ ہمارے گھروں میں بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں، کہ جو حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں، چنانچہ اگر ان کی قیمت کل ملاکر ساڑھے باوَن تولہ چاندی کے برابر پہنچ گئی، تو قربانی واجب ہوگئی!!۔

قربانی کا ثواب

میرے بزرگو ودوستو! حضرت سیّدنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چند اصحاب کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» "تمہارے باپ

---

(۱) "بہارِ شریعت" زکات کا بیان، حصّہ ۵، ۱/۸۷۸، ۸۸۰۔ وقربانی، حصّہ پانزدہم ۱۵، ۳/۳۳۲۔

(۲) "بہارِ شریعت" زکات کا بیان، حصّہ پنجم ۵، ۱/۸۸۰، ۸۸۱۔

ابراہیم کی سنّت ہے!" انہوں نے سوال کیا: یا رسولَ اللہ! ان میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ!» "جانور کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے!" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُون کے بدلے؟ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ!»[1] "اُون کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے!"۔

بہترین قربانی

محترم دوستو! حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: «خَيْرُ الأُضْحِيَّةِ الكَبْشُ»[2] "قربانی کے لیے سب سے بہتر دُنبہ ہے"۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں سب سے محبوب قربانی

جانِ برادر! حضرت سیّدنا ابو اسود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ، اپنے ابا جان سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں: «أَحَبُّ الضَّحَايَا إِلَى اللهِ، أَعْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا»[3] "اللہ تعالی کو سب سے زیادہ، موٹی تازی، اور بلند قامت، یا عمدہ قسم کی قربانی محبوب ہے"۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب ثواب الأضحية، ر: ٣١٢٧، صـ٥٣٥.

(٢) "سنن الترمذي" باب [خَيْرُ الأُضْحِيةِ الكَبْشُ] ر: ١٥١٧، صـ٣٦٨.

(٣) "التلخيص الحبير" كتاب الضحايا، مدخل، تحت ر: ١٩٦٦، ٤/ ٣٥٠.

قربانی واجب ہونے کی شرائط

"قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں: (۱) اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں، (۲) اِقامت یعنی مقیم ہونا، لہٰذا مسافر پر واجب نہیں، (۳) تونگری یعنی مالکِ نصاب ہونا، یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، وہ مراد نہیں جس سے زکات واجب ہوتی ہے۔ یعنی قربانی واجب ہونے کے لیے، مال کا مالِ نامی ہونا شرط نہیں"[1]، نیز اس مال پر سال گزرنا بھی کوئی ضروری نہیں۔

(۴) حریت یعنی آزاد ہونا، جو آزاد نہ ہو اُس پر قربانی واجب نہیں؛ کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں، لہٰذا عباداتِ مالیہ اُس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں، عورتوں پر واجب ہوتی ہے، جس طرح مَردوں پر واجب ہوتی ہے، اس کے لیے بالغ ہونا شرط ہے؛ کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے، اور نہ اُس کی طرف سے اُس کے باپ پر واجب ہے"[2]۔

قربانی کے جانور کی اقسام

"قربانی کے جانور تین ۳ قسم کے ہیں: (۱) اونٹ، (۲) گائے، (۳) بکری۔ ہر قسم میں اُس کی جتنی انواع ہیں، سب داخل ہیں، نر اور مادہ، خصّی (وہ جانور جس کے خصیے نکال دیے گئے ہوں) اور غیر خصی، سب کا ایک حکم ہے، یعنی

---

(۱) "بہارِ شریعت" صدقۂ فطر کا بیان، حصّہ ۵، ۱/۹۳۵۔

(۲) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/۳۳۲، ملتقطاً۔

سب کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے، اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ، بکری میں داخل ہیں، ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں

قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے: (۱) اونٹ پانچ ۵ سال کا، (۲) گائے دو ۲ سال کی، (۳) بکری ایک سال کی۔ اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز، بلکہ افضل ہے۔ ہاں صرف دنبہ یا بھیڑ کا چھ ۶ مہینے کا بچہ، اگر اتنا فربہ ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، تو اُس کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کے شرکاء

قربانی کے سب شرکاء کی نیّت تقرُّبِ الٰہی (یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا) ہو، یعنی کسی کا ارادہ گوشت حاصل کرنے کا نہ ہو۔ اور یہ ضروری نہیں کہ وہ تقرُّب ایک ہی طرح کا ہو، یعنی ضروری نہیں کہ سارے شریک قربانی ہی کرنا چاہتے ہوں، بلکہ ایک بڑے جانور (اونٹ اور گائے) میں قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہو سکتی ہے؛ کیونکہ عقیقہ بھی تقرُّبِ الٰہی کی ایک صورت ہے۔

جانور ذبح کرنے سے پہلے

جانور ذَبح کرنے سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا جائے، اور ذَبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے، اُس کے تمام اعضاء سے روح نکل نہ جائے، اُس وقت تک اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں، اور نہ چمڑا اُتاریں۔

بہتر یہ ہے کہ اگر اچھی طرح ذَبح کرنا جانتا ہو، تو اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے، اور اگر اچھی طرح ذبح کرنا نہیں جانتا، تو دوسرے کو حکم دے کہ وہ ذبح کرے، مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے، کہ وقتِ قربانی خود بھی حاضر ہو۔

حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: «قَوْمِي إِلَى أُضْحِيَّتِكَ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيهِ» "اُٹھ کر اپنی قربانی کے پاس آؤ؛ کہ اُس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کیے ہیں، سب کی مغفرت ہو جائے گی"، اس پر حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: یا نبی اللہ! یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے؟ یا آپ کی آل کے لیے بھی ہے اور عام مسلمین کے لیے بھی؟ فرمایا: «لَا بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً»[1] "نہیں بلکہ تمام مسلمین کے لیے عام ہے"۔

قربانی کی کھال اور اُس کی جھول وغیرہ کا حکم

قربانی کا چمڑا، اُس کی جھول (قربانی کے جانوروں پر ڈالا گیا کپڑا) رسّی اور اُس کے گلے میں ڈلا ہوا ہار، ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو خود بھی

---

(١) "مستدرك الحاكم" كتاب الأضاحي، ر: ٧٥٢٤، ٤/ ٢٤٧.

اپنے کام میں لاسکتا ہے، یعنی اُس کو باقی رکھتے ہوئے، اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے"[1]۔ لیکن اگر اسے بیچے گا، تو پھر اس مال کو صدقہ کرے، خود اپنے خرچ میں نہیں لاسکتا۔

ذبح کا طریقہ

قربانی سے پہلے جانور کو چارہ پانی دیں، یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں۔ اور پہلے سے چھری تیز کرلیں، ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں، کہ قبلہ کو اُس کا منہ ہو، اور اپنا داہنا پاؤں اُس کے پہلو پر رکھ کر، تیز چھری سے جلد ذبح کردیا جائے، اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: "إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ للهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ، بِسْمِ اللهِ اَللهُ أَكْبَرُ".

"میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا، جس نے آسمان اور زمین بنائے، خاص اسی کا ہوکر، اور میں مشرکوں میں نہیں، یقیناً میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ تعالی کے لیے ہے، جو سارے جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے، اور میں مسلمان ہوں۔ الٰہی! یہ (قربانی) بھی

---

(۱) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۳-۳۴۵، ملتقطاً۔

تیری ہی توفیق سے ہے، اور تیرے ہی لیے ہے۔ اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔ اسے پڑھ کر ذبح کر دے۔

قربانی اگر اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي، كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عليه الصلاة والسلام.

"اے اللہ تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما! جیسے تُو نے اپنے خلیل ابراہیم اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے قبول فرمائی"[1]۔

اس طرح ذبح کرے کہ جانور کی چاروں ۴ رگیں کٹ جائیں، یا کم سے کم تین ۳ رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری پیچھے گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے؛ کہ اس سے جانور کو بلاوجہ تکلیف ہوتی ہے۔

اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے، تو "مِنِّي" کی جگہ "مِن" کے بعد اُس کا نام لے، جس کی طرف سے ہے[2]۔

گوشت کی تقسیم

قربانی کا جانور اگر مشترک ہے، جیسے گائے یا اونٹ، تو وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے، صرف اندازے سے تقسیم نہ کریں۔ پھر اس گوشت کے تین ۳ حصے

---

(۱) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/۳۵۲، ملتقطاً۔

(۲) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/۳۵۳، ملتقطاً۔

کرکے، ایک حصّہ فقراء پر تصدُّق (خیرات) کرے، ایک حصّہ دوست واحباب کے یہاں بھیجے، اور ایک حصہ اپنے گھروالوں کے لیے رکھے، اور اس میں سے خود بھی کچھ کھالے، اور اگر اہل وعِیال زیادہ ہوں، تو تہائی سے زیادہ، بلکہ کُل گوشت بھی گھر کے استعمال میں لاسکتا ہے[1]۔

قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لیے دے دے، مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے، یا کسی فقیر کو دے دے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے، اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو، بلکہ اِعانت (مدد) کے طور پر ہو تو حرج نہیں۔ "البحر الرائق" میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا، بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے، اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے، یہ مستحب ہے، اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں"[2]۔

دعا

اے اللہ! ہم میں جو صاحبِ نصاب ہیں، انہیں اپنے مال سے بہترین جانور قربان کرنے کی توفیق عطا فرما، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/ ۳۵۳، ملتقطاً۔

(۲) "بہارِ شریعت" قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیہ، حصّہ ۱۵، ۳/ ۳۵۳، ملتقطاً۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیَرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی

خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.